کی نیاز مندیوں کا کرشمہ ہے :

ع کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا است

اس سے بڑی برائی اور کیا ہوگی اگر الیکشن اسلام ہے تو سودا کیا ہے اور الیکشن اگر اسلام نہیں تو دخل در نا معقولات چہ معنیٰ دارد۔ اور اس ساری کاوش زیاں کا حاصل افتراق نیاز و نورانی اپنی اپنی نیاز مندیوں اور نورانیت کا طمارٹ لپیٹ کر حریفانِ بادہ بن کے رہ گئے۔ کل کے دوست اسلام کے علمبردار آج کے دشمن اور جمہوریت کے علمبردار دیوبندی علمار کی باہم تھکا فضیحتی سے ہم نالاں تھے اور یک گونہ خوشی کی لہر کبھی آتی تو بریلوی مسلک کے ان دو بزرگوں کی ہم آہنگی سے لیکن بُرا ہو اس جمہوریت کا ؎

شرکتِ غم بھی گوارا نہیں کرتی غیرت " ان کی "
غیر کی ہو کے رہے " سیٹ اعانت " میری

اصل زر مع سود لے گئی پیپلز پارٹی اور اس مضاربتِ جمہوری میں نقصان بلا آئی جسے آئی کو اور کوٹلوں کی دلالی میں " سُرخروئی " جے یو پی کے حصے میں آئی ، اور پاکستانی ترانے کی دُھن پر گائے گئے یہ مصرعے سُنتے رہے ؎

چرخِ ہفت طباقی ان کا ، بختِ اوج ملاقی اُن کا
سینٹ مرکز صُوبہ ان کا ، آنکھیں میری باقی اُن کا

آذربائیجان اوراب تاجکستان

دسمبر ۷۹ء میں افغانستان کے پُرامن مسلمانوں پر بدامنی ظلم وسفاکی اور جور و جفا کی گھٹائیں روس سے برآمد کی گئیں جو لاکھوں مسلمانوں کو آگ اور خون میں دھکیل گئیں لیکن مسلمان مجاہدین نے روس کی قاہر و جابر طاقت کو ذلت و رسوائی کا ہار پہنا کر افغانستان سے دھتکار دیا۔ روس افغانستان سے نامراد واپس لوٹا تو مشرقی یورپ ہل گیا کمیونزم کا نظریہ سر کے بل گرا اور دنیا بھر کے کمیونسٹوں کے ناک خاک آلود ہو گئے اس ردِ عمل کا سارا کریڈٹ افغانستان میں بے جگری سے مرمٹنے والے مسلمان مجاہدین کے سر ہے اور دنیا کی کوئی لابی اس سے انکار کی مجال نہیں رکھتی اسی جہاد کے ثمرات میں سے آذربائیجان اور تاجکستان کے مسلمانوں کا جنونِ شوق سامانے ندارد کے مصداق اپنے دائرے میں مچل گیا جس سے ایرانی شیعہ فائدہ اُٹھانے کی سعی مذموم میں سرگرداں ہے۔ ایرانیوں کو اس بات کی فکر نہیں کہ اسلام بھر جہاں میں غلغلہ انداز ہو بلکہ وہ تو اس فکر